سورة هود

آيات ٦٩ - ٨٣

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾
فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ
ؕ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَ
اَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ
بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى
يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ
رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِىْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا
تُخْزُوْنِ فِىْ ضَيْفِىْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِىْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ
لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِىْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا
اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ
اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ - اور بلا شبہ یقیناً آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)

لَ - لام تاکید | قَدْ - حرف تحقیق

اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى - ابراہیم کے پاس خوشخبری کے ساتھ

بُشْرٰى - خوشخبری

قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ - انھوں نے کہا، سلام۔ ابراہیم نے بھی کہا، سلام

ابراہیمؑ کا جواب کیا بہتر ہے؟

فرشتوں نے کہا: سَلٰمًا (ہم آپ کو) سلام (کرتے ہیں) جملہ فعلیہ۔ ابراہیمؑ نے کہا سَلٰمٌ (تم پر بھی سلام ہو) جملہ اسمیہ (استمرار و دوام پر دلالت

فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ - پھر اس نے دیر نہیں لگائی کہ وہ آیا

لَبِثَ يَلْبَثُ، لَبْثًا - ٹھہرنا، رکنا، دیر کرنا

بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ - ایک بھنے ہوئے بچھڑے کے ساتھ

عِجل - بچھڑا | حَنِيذ - بھنا ہوا، تلا ہوا

فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ - پھر جب (ابراہیم نے) دیکھا ان کے ہاتھوں کو

لَا تَصِلُ اِلَيْهِ - (کہ) وہ نہیں پہنچے اس (بچھڑے) تک

وَصَلَ يَصِلُ، وَصْلًا - پہنچنا

نَكِرَهُمْ - تو اس نے اجنبی جانا ان لوگوں کو

نَكِرَ يَنْكَرُ، نُكْرًا... نہ پہچاننا، اجنبی خیال کرنا

قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝٧٠ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝٧١

وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً -اور دل میں محسوس کیا ان سے ایک خوف

خِيْفَة - خوف | أَوْجَسَ يُوْجِسُ ، إِيْجَاسًا محسوس کرنا (IV) | (و ج س)

قَالُوْا لَا تَخَفْ - انھوں نے کہا نہ ڈرو

اِنَّآ اُرْسِلْنَآ - بیشک ہم بھیجے گئے ہیں

اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ - لوط (علیہ السلام) کی قوم کی طرف

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ - اور ابراھیم کی بیوی کھڑی تھی (یہ سن کر)

قَائِمَة - کھڑی عورت | اِمْرَأَة - عورت، بیوی

ضَحِكَ يَضْحَكُ ، ضَحْكًا - ہنسنا

اردو میں : مضاحکہ، تضحیک

فَضَحِكَتْ - پھر وہ ہنس دیں

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ - تو خوشخبری دی ہم نے اسے اسحٰق کی

وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ - اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی

وَرَآء - پیچھے

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ
اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

اور دیکھو، ابراہیمؑ کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لیے ہوئے پہنچے کہا تم پر سلام ہو ابراہیمؑ نے جواب دیا تم پر بھی سلام ہو پھر کچھ دیر نہ گزری کہ ابراہیمؑ ایک بھنا ہوا بچھڑا (ان کی ضیافت کے لیے) لے آیا، مگر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے پر نہیں بڑھتے تو وہ ان سے مشتبہ ہو گیا اور دل میں ان سے خوف محسوس کرنے لگا اُنھوں نے کہا "ڈرو نہیں، ہم تو لوطؑ کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، ابراہیمؑ کی بیوی بھی کھڑی ہوئی تھی وہ یہ سن کر ہنس دی پھر ہم نے اس کو اسحاقؑ کی اور اسحاقؑ کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی

Indeed Our messengers came to Abraham, bearing glad tidings. They greeted him with 'peace', and Abraham answered back to them 'peace', and hurriedly brought to them a roasted calf. When he perceived that their hands could not reach it, he mistrusted them, and felt afraid of them. They said: 'Do not be afraid. We have been sent to the people of Lot. And Abraham's wife was standing by and on hearing this she laughed. And We gave her the good news of (the birth of) Isaac, and after Isaac, of Jacob.

محمد اقبال

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر

- یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر انبیاء ورسل کے اس سلسلے میں نہیں ہوا جو اس سورت میں جاری ہے
- اس سورت میں آپ سے پہلے گذرے تین رسولوں (حضرت نوح، حضرت ہود اور حضرت صالح) کا ذکر آچکا، یہاں آپ کا ذکر مختصراً قصص النبیین کے انداز میں اور اس کے بعد پھر تین رسولوں کا تذکرہ ہے جو آپ ہی کی نسل میں سے تھے
- گذشتہ واقعات کے تسلسل اور دعوت و تبلیغ کی حکمت کے ضمن میں قوم لوط کے احوال کا تذکرہ - لیکن تمہید کے طور پر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی مختصر سرگزشت کیونکہ حضرت لوط علیہ السلام ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچازاد بھائی، آپ کے زیرِ سایہ اور زیرِ تربیت پرورش پائی، آپ پر ایمان لانے والوں میں سرفہرست، ہجرت میں آپ کے ہمرکاب ،آپ کے دعوتی مشن میں آپ کے دست و بازو
- اللہ تعالیٰ نے پھر لوط علیہ السلام کو نبوت اور رسالت سے نوازا۔ اور اس علاقہ میں آپ کی بعثت ہوئی جو دریائے اردن کی ترائی میں واقع ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ سے قریبی تعلق قائم رکھنے کے لیے کنعان میں رہائش رکھنے کا فیصلہ کیا۔
- جو فرشتے قوم لوط کے لیے عذاب لے کے آئے وہی حضرت ابراہیمؑ کے لیے بیٹے (اسحاق علیہ السلام)اور اور پوتے (یعقوب علیہ السلام) کی بشارت بھی لے کے آئے تھے
- فرشتے انسانی شکل میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تو دعاسلام کے آپ فوراً اُن کی میزبانی کی فکر میں لگ گئے۔
- مہمانوں کے لیے طعام کا بندوبست مہمان نوازی کے آداب میں سے ہے

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیۡدِیَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَیۡهِ نَکِرَهُمۡ وَ اَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِیۡفَةً ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰی قَوۡمِ لُوۡطٍ ﴿۷۰﴾ وَ امۡرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِکَتۡ فَبَشَّرۡنٰهَا بِاِسۡحٰقَ ۙ وَ مِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ یَعۡقُوۡبَ ﴿۷۱﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تشویش اور اس کا سبب

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنے والے فرشتوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں اٹھایا اور کھانا تناول نہ کیا تو آپ کو اندیشہ ہوا کہ یہ پراسرار لوگ کون ہیں اور یہاں کس ارادے سے آئے ہیں؟
- مفسرین نے اس کے 2 احتمال بیان کئے ہیں، ایک گروہ کا خیال ہے کہ آپ اس وجہ سے خوفزدہ ہوئے کہ چونکہ یہ کھانا نہیں کھا رہے کہیں یہ دشمنی اور بری نیت سے نہ آئے ہوں (جیسا کی اس وقت رواج تھا کہ بری نیت سے آنے پر کھانا نہیں کھایا جاتا تھا)
- دوسرے گروہ کا خیال (جو کہ راجح نظر آتا ہے اور آگے اس آیت کریمہ سے جس کی تائید بھی ہوتی ہے) وہ یہ کہ آپ علیہ السلام کے اندیشوں کا سبب یہ تھا کہ وہ جنھیں انسان سمجھ رہے ہیں کہیں وہ فرشتے نہ ہوں کیونکہ فرشتے کھاتے پیتے نہیں
- ان کا محض فرشتہ ہونا بھی کوئی ڈرنے کی بات نہ تھی بلکہ خدشے کا سبب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ خیال تھا کہ اس طرح سے فرشتوں کا انسانی لباس میں آنا یہ اس بات کی علامت ہے کہ فرشتے کسی غیر معمولی فرض کی انجام دہی کے لیے آئے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم سے کوئی قصور سرزد ہو گیا ہو یا ہمارے گردو پیش رہنے والوں میں کوئی ایسی نافرمانی کے آثار ہوں جس پر سزا دینا ضروری ہو اور فرشتے سزا دہی کے لیے آئے ہوں!
- آپ کی فکر مندی کو بھانپتے ہوئے فرشتوں نے کہا، ہم فرشتے ہیں لیکن آپ نہ گھبرائیں ہمیں آپ کی طرف نہیں بلکہ قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے (اچانک روئے سخن ایک ایسے موضوع کی طرف مڑ گیا جو زیر بحث نہ تھا)
- آپ کی زوجہ حضرت سارہ جو فرشتوں کا سن کا باہر نکل آئی تھیں، ان کو فرشتوں نے اسحاقؑ اور پھر یعقوبؑ کی خوشخبری سنائی۔

(فرشتوں نے بیٹے اور پوتے کی خوشخبری حضرت سارہ کو ہی کیوں سنائی؟).....

قَالَتۡ يٰوَيۡلَتٰٓىءَ اَلِدُ وَاَنَا عَجُوۡزٌ وَّهٰذَا بَعۡلِىۡ شَيۡخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ۝ قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِيۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ۝

قَالَتۡ يٰوَيۡلَتٰٓى - وہ کہنے لگی ہائے ہائے میں ؟

وَيْلَتَى - حیرت و تعجب اور حسرت / مسرت کے لیے آتا ہے، وائے حیرانی

وَيْلَتَى - اصل میں وَيْلَتِي تھا افسوس یا حسرت کی آواز کھینچے کے لیے ی کو الف سے بدل دیا گیا | وَيْل - کے معنی ہلاکت (یہاں حیرت و تعجب کے معنی)

ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوۡزٌ - کیا میں جنوں گی اس حال میں کہ بہت بوڑھی ہوں

وَلَدَ يَلِدُ ، وِلَادَةً - بچہ جننا

عَجُوزٌ - بوڑھی عورت (بہت سارے امور کی انجام دہی سے معذور)

وَّهٰذَا بَعۡلِىۡ شَيۡخًا - اور یہ میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں

بَعْل - شوہر

بَعْلَه - بیوی

شَيْخ - بزرگ، چاہے عمر کے لحاظ سے ہو یا علم و فضیلت کے اعتبار سے

اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عَجِيۡبٌ - یقیناً یہ تو بڑی عجیب بات ہے

قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِيۡنَ - ان فرشتوں نے کہا، آپ تعجب کرتی ہیں

مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ - اللہ کے حکم سے

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ - رحمت ہو اللہ کی اور اس کی برکتیں نازل ہوں

عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ - تم پر اے (ابراہیم کے) گھر والو !

اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - یقیناً اللہ ہے نہایت قابل تعریف، بڑی شان والا

فَلَمَّا ذَهَبَ - پھر جب چلی گئی

ذَهَبَ يَذْهَبُ ، ذَهَابًا - چلے جانا (دوسرے معنی حسن و تازگی)

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ - ابراہیم سے گھبراہٹ

رَوْعُ - ڈر، خوف (کسی چیز سے تعجب، انجانا خطرہ اور گھبراہٹ بھی)

وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى - اور آ گئی اس کے پاس خوشخبری

يُجَادِلُنَا - تو وہ بحث کرنے لگا ہم سے

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَةً - تکرار، بحث و مباحثہ، جھگڑا (III)

فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ - لوط کی قوم کے بارے میں

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ - بیشک ابراہیم بڑے تحمل والے

حَلِيْم - بردبار، متحمل مزاج،

حِلم - نفس اور طبیعت کا ضبط، عقل، متانت، سنجیدگی

حُلم - سنِ بلوغت (قرآن میں)

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾

اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ - نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے

آہَ - درد محسوس کرنا، آہ بھرنا (بذریعہ سانس)

اَوَّاہٌ - نرم دل، بہت آہیں بھرنے والا (مبالغے کا صیغہ)

اردو میں لفظ "آہ" اس سے نکلا ہوا ہے

مُّنِيْب - رجوع کرنے والا (اَنَابَةٌ سے اسم فاعل)

يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا - اے ابراہیمؑ! اعراض کریں اس سے

اعراض - کنارہ کشی، پرہیز

اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ - حقیقت یہ ہے یہ ہے کہ آچکا ہے حکم تیرے رب کا۔

وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ - اور اب یقیناً آ کر رہے گا ان پر عذاب

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا - آنا

غَيْرُ مَرْدُوْدٍ - نہ ٹلنے والا

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدًّا - لوٹانا

مَرْدُوْد - (مفعول) لوٹایا جانے والا

قَالَتۡ يٰوَيۡلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوۡزٌ وَّهٰذَا بَعۡلِىۡ شَيۡخًا‌ ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِيۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ رَحۡمَتُ اللّٰهِ
وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ‌ ؕ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنۡ اِبۡرٰهِيۡمَ الرَّوۡعُ وَجَآءَتۡهُ الۡبُشۡرٰى يُجَادِلُنَا فِىۡ قَوۡمِ
لُوۡطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَحَلِيۡمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيۡبٌ ﴿۷۵﴾ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا‌ ۚ اِنَّهٗ قَدۡ جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ ۚ وَاِنَّهُمۡ اٰتِيۡهِمۡ عَذَابٌ غَيۡرُ
مَرۡدُوۡدٍ ﴿۷۶﴾

وہ بولی "ہائے میری کم بختی ! کیا اب میرے ہاں اولاد ہو گی جبکہ میں بڑھیا پھونس ہو گئی اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہو چکے ؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ فرشتوں نے کہا "اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو ؟ ابراہیمؑ کے گھر والو، تم لوگوں پر تو اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہیں، اور یقیناً اللہ نہایت قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔ پھر جب ابراہیمؑ کی گھبراہٹ دور ہو گئی اور (اولاد کی بشارت سے) اس کا دل خوش ہو گیا تو اس نے قوم لوط کے معاملے میں ہم سے جھگڑا شروع کیا، حقیقت میں ابراہیمؑ بڑا حلیم اور نرم دل آدمی تھا اور ہر حال میں ہماری طرف رجوع کرتا تھا، (آخر کار ہمارے فرشتوں نے اس سے کہا) "اے ابراہیمؑ، اس سے باز رہو، تمہارے رب کا حکم ہو چکا ہے اور اب ان لوگوں پر وہ عذاب آکر رہے گا جو کسی کے پھیرے نہیں پھر سکتا

محمد اقبال

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ
اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ
قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ
عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾

She said: 'Woe is me! Shall I bear a child now that I am an old woman and my husband is well advanced in years. This is indeed strange!

They said: 'Do you wonder at Allah's decree? Allah's mercy and His blessings be upon you, O people of the house. Surely, He is Praiseworthy, Glorious.

Thus when fear had left Abraham and the good news had been conveyed to him, he began to dispute with Us concerning the people of Lot.

Surely Abraham was forbearing, tender-hearted and oft-turning to Allah.

Thereupon (Our angels) said to him: 'O Abraham! Desist from this, for indeed your Lord's command has come; and a chastisement which cannot be averted is about to befall them.

محمد اقبال

قَالَتۡ يٰوَيۡلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوۡزٌ وَّهٰذَا بَعۡلِىۡ شَيۡخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِيۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ﴿۷۳﴾

حضرت سارہؓ کا تعجب

- فرشتوں کے بیٹے کی خوشخبری دینے کے موقع پر حضرت سارہؓ کا اظہارِ خیال کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں سے اسے اپنی کم بختی سمجھا، بلکہ دراصل یہ اس قسم کے الفاظ میں سے ہے جو عورتیں بالعموم تعجب کے مواقع پر بولا کرتی ہیں اور جن سے لغوی معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ محض اظہار تعجب مقصود ہوتا ہے۔
- اور اس کے پیچھے یہ خواہش بھی کہ بشارت کے ظہور میں جو ظاہری رکاوٹیں ہیں (جیسا کہ آپؓ اور ابراہیم علیہ السلام دونوں اس وقت عمر رسیدہ تھے، ایک معین مدت کے بعد عورت کا حیض ختم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اس کا حمل رک جاتا ہے ...) ان کے بارے میں بھی اطمینان ہو جائے کہ ان کے باوجود یہ بشارت پوری ہو جائے گی۔

اسلامی تفسیری روایات اور انجیل (عہد نامہ عتیق) کی روایات کے مطابق اس وقت حضرت سارہؓ کی عمر سو سال کے قریب اور ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو برس سے اوپر تھی۔ اس سے پہلے اسماعیلؑ کی ولادت کے وقت بھی آپ کی عمر ۸۶ برس تھی)

- فرشتوں نے سارہ کی حیرت واستعجاب دیکھ کر ادب سے توجہ دلائی کہا کہ تم تو نبی کی بیوی ہو، تم سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے تو پھر یہ تعجب کیسا؟ عادتاً اس عمر میں انسان کے ہاں اولاد نہیں ہوا کرتی، لیکن اللہ کی قدرت سے ایسا ہونا کچھ بعید بھی نہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بڑے سے بڑا کام بھی مشکل نہیں
- رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ میں علیکم، (ضمیر مذکر جمع) کا استعمال عربی زبان کے شائستہ انداز خطاب کی مثال ہے۔ عورتوں کے اس انداز خطاب میں پردہ داری اور احترام کی ایک شان وجود ہے

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اللہ سے جدال کا مفہوم

- جدال بالعموم جھگڑے کے معنی میں آتا ہے لیکن یہاں اس موقع پر یہ لفظ اس انتہائی محبت اور ناز کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے خدا کے ساتھ رکھتے تھے۔
- جب فرشتوں نے بتایا کہ دراصل وہ قوم لوط کو عذاب دینے کے لیے بھیجے گئے ہیں تو یہ بحث وہاں سے شروع ہوئی، ابراہیم علیہ السلام کا اصرار کہ وہاں پہ لوط علیہ السلام اور کچھ دیگر ایمان والے بھی ہیں اس لیے اس قوم سے عذاب ٹال دیا جائے
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قوم اب خیر سے بالکل خالی ہوچکی ہے اور اس کے جرائم اس حد سے گزر چکے ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی رعایت کی جاسکے۔ ابراہیم علیہ السلام پھر درخواست کرتے ہیں کہ "پروردگار اگر کچھ تھوڑی سی بھلائی بھی اس میں باقی ہو تو اسے اور ذرا مہلت دیدے، شاید کہ وہ بھلائی اختیار کر لے "
- بائبل (کتاب پیدائش - Genesis) میں اس کی تفصیل آئی ہے کہ ابراہیمؑ نے کہا کہ اگر ان بستیوں میں ۵۰ آدمی راستباز ہوئے تو؟ اس پر فرشتوں نے کہا کہ انہیں پھر ہلاک نہیں کیا جائیگا آپ نے پھر ۴۰، پھر ۳۰، پھر ۱۰ اور پھر ۵ لوگوں کا پوچھا
- اس پر حضرت ابراہیم کو بتایا گیا کہ آپ اس بحث کو چھوڑ دیں۔ اب تو آپ کے رب کا فیصلہ آچکا ہے کیونکہ ان بستیوں میں خود حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دو بیٹیوں کے علاوہ کوئی ایک متنفس بھی راست باز نہیں ہے۔
- قومِ لوط جیسی ناہنجار اور سرکش قوم کی سفارش میں (کہ انہیں اور موقع دیا جائے) ابراہیم علیہ السلام اپنے دل نچوڑ کر رکھ دیتے ہیں، یہ ان کے کردار و شخصیت کو وہ پہلو ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا (اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ)۔ لوگوں کو مشکلات میں دیکھ کر دلسوزی کرنے والے، رحمدل، بردبار، اللہ سے لو لگانے والے، اس کی طرف پلٹنے والے

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِیٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا - پھر جب آئے ہمارے بھیجے ہُوئے (فرشتے)

لُوطًا سِیٓءَ بِهِمْ - لوط کے پاس (تو) بہت ناگوار لگا انہیں اُن کا آنا

سَاءَ یَسُوْءُ ، سَوْءً
بُرا کرنا، پریشان ہونا، گھبرانا

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا - اور وہ تنگ ہوئے ان کے آنے سے بلحاظ کمزوری کے

ضَاقَ یَضِیْقُ ، ضَیْقًا تنگ ہونا

ذَرْعًا - طاقت/کمزوری، گنجائش

ذِرَاع - ہاتھ (کہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے اخیر تک کا حصہ) لمبائی کی اصطلاح

ضَاقَ ذَرْعه - ہاتھ کی کہنیوں کا تنگ ہونا (ضرب المثل)- کسی کام کو انجام دینے کی طاقت نہ رکھنا

وَّقَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیبٌ - اور کہنے لگے یہ بڑا سخت دن ہے

عَصِیْب - سخت، بھاری
عَصَب - کس کر باندھنا، گھیر لینا

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ - اور آئے اس کے پاس اس کی قوم (کے لوگ)

یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ - بے اختیار دوڑتے ہوئے اس کی طرف (ھ ر ع)

هَرَعَ یُهْرَعُ ، هَرَعًا - تیزی سے دوڑنا
أَهْرَعَ یُهْرِعُ ، إِهْرَاعًا - تیزی سے دوڑانا (١٧)

وَمِنْ قَبْلُ - اور اس سے پہلے بھی

قَالَ يٰقَوۡمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِىۡ هُنَّ اَطۡهَرُ لَـكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ فِىۡ ضَيۡفِىۡ‌ؕ اَلَـيۡسَ مِنۡكُمۡ رَجُلٌ رَّشِيۡدٌ ﴿۷۸﴾

كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ - وہ لوگ عمل کرتے تھے برائیوں کا

السَّيِّاٰت - برائیاں (متضاد حَسَنَات)

قَالَ يٰقَوۡمِ - کہا (لوطؑ نے) اے میری قوم!

هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِىۡ - یہ ہیں میری بیٹیاں

هُنَّ اَطۡهَرُ لَـكُمۡ - یہ زیادہ پاکیزہ ہیں تمہارے لیے

اَطۡهَر - زیادہ پاکیزہ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ - پس ڈرو اللہ سے

وَلَا تُخۡزُوۡنِ - اور نہ رسوا کرو مجھے

(خ ز ي)

أَخْزَى يُخْزِي ، إِخْزَاءً - رسوا کرنا (IV)

فِىۡ ضَيۡفِىۡ - میرے مہمانوں (کے معاملے) میں

ضَيْف - مہمان

اَلَـيۡسَ مِنۡكُمۡ - کیا نہیں ہے تم میں

رَجُلٌ رَّشِيۡدٌ - کوئی بھلا آدمی

رَجُل - آدمی

رَّشِيْد - راست باز، ہدایت یافتہ، رشد کو پہنچا ہوا

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُونَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾

اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو اُن کی آمد سے وہ بہت گھبرایا اور دل تنگ ہوا اور کہنے لگا کہ آج بڑی مصیبت کا دن ہے،
(ان مہمانوں کا آنا تھا کہ) اس کی قوم کے لوگ بے اختیار اس کے گھر کی طرف دوڑ پڑے پہلے سے وہ ایسی ہی بدکاریوں کے خوگر تھے لوطؑ نے ان سے کہا "بھائیو، یہ میری بیٹیاں موجود ہیں، یہ تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں کچھ خدا کا خوف کرو اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے ذلیل نہ کرو کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں؟

And when Our messengers came to Lot, he was perturbed by their coming and felt troubled on their account, and said: 'This is a distressing day.
And his people came to him rushing. Before this they were wont to commit evil deeds. Lot said: 'My people! Here are my daughters; they are purer for you.87 Have fear of Allah and do not disgrace me concerning my guests. Is there not even one right-minded person in your midst?

محمد اقبال

وَلَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِیۡٓءَ بِهِمۡ وَ ضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّ قَالَ هٰذَا یَوۡمٌ عَصِیۡبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوۡمُهٗ یُهۡرَعُوۡنَ اِلَیۡهِ ؕ

فرشتوں کی آمد پر حضرت لوط علیہ السلام کی تشویش

- فرشتے ابراہیم علیہ السلام سے رخصت ہو کر لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو وہ خوبصورت کم عمر نوجوانوں کی شکل میں تھے
- فرشتوں کا خوبصورت نوجوان لڑکوں کی شکل میں آنا دراصل اس سرکش قوم کو آخری طور پر مجرم ثابت کرنے کے لیے تھا، انسان جب مسلسل ایک برائی کرتا ہے تو اس کے بارے میں وہ بالکل بے حس ہو جاتا ہے۔یہی حال قوم لوط کا تھا۔ وہ اب کھلم کھلا بدکاری کرنے لگے تھے۔
- نوجوان مہمانوں کو دیکھ کر لوط علیہ السلام دل میں سخت مضطرب ہوئے (اور کہا کہ آج بڑا سخت دن ہے)۔اس پریشانی اور انقباض کی وجہ آپ کی قوم کا وہ فسادِ اخلاق تھا کہ وہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوانی تعلقات قائم کرتے تھے۔
- یہ حرکت اس نظام فطرت کے خلاف تھی جس کے مطابق اللہ نے تمام مخلوقات کو نر اور مادہ کی شکل میں پیدا کیا، تاکہ تمام انواع کی بقا اور تسلسل قائم رہ سکے اور جس کے ذریعے اللہ نے انسان کے لیے جو لذت اور خوشی ودیعت کی ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔
- انسانوں کے اندر اس قسم کی شاذ و نادر بے راہ روی تو انسانی تاریخ کا حصہ ہے کہ بعض انسان بیمار ہوتے ہیں لیکن قوم لوطؑ کی بیماری ایک عجیب اور ہمہ گیر بیماری تھی جس میں پوری قوم اور آس پاس کے بڑے شہروں کی آبادیاں مبتلا تھیں۔
- ان نوجوان مہمانوں کا سن کر وہ شہوت کے جذبات لیے ہوئے آپ کے گھر کی طرف دوڑ پڑے اور انھوں نے انتہائی ڈھٹائی اور بے حیائی کے ساتھ مطالبہ شروع کر دیا کہ ان لڑکوں کو ہمارے حوالے کرو۔

وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾

قومِ لوط کا حیا باختہ کردار

- لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے ان لوگوں کے تیور دیکھے تو اپنی قوم کے ضمیر کو جگانے اور جھنجھوڑنے کے لیے گویا ایک بیتا بانہ فریاد کی کہ اور ان کے اندر موجود فطرت سلیمہ کو اپیل کی ، انہیں متوجہ کیا کہ دیکھو اگر تم اپنی جنسی آسودگی کے لیے یہ حرکت کرنا چاہتے ہو تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ بجائے خلاف فطرت حرکت کرنے کے تم عورتوں کی طرف رجوع کرو
- یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں ان سے نکاح کر کے جائز طریقے اس اپنی خواہش پوری کرو جس کا ضابطہ اللہ نے مقرر کیا ہے
- لواط اور ہم جنسی بازی کا عمل، جنسی شہوت کو مٹانے کے لیے ایک قبیح، ناپاک اور بیہودہ طریقہ ہے جو اللہ کے غضب کا باعث
- کچھ مفسرین نے " میری بیٹیاں " سے مراد لوط علیہ السلام کی اپنی بیٹیاں جو گھر میں موجود تھیں لیا ہے لیکن قرینہ اس کے خلاف ہے کیونکہ حقیقت اور شریعت میں یہ ممکن نہیں تھا کہ حضرت لوط علیہ السلام کی (2) لڑکیاں تمام قوم یا اکثر افراد قوم کی بیویاں بن سکیں، اس لیے لا محالہ یہاں مراد قوم کی بیٹیاں ہیں اس لیے کہ پیغمبر اپنی امت کے لیے باپ کی حیثیت رکھتا ہے (تورات - کتاب پیدائش کے مطابق لوط علیہ السلام کی بیٹیاں بیاہی ہوئی تھیں)
- آپ نے قوم کو اللہ کا خوف بھی یاد دلایا اور آخر میں اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ کہہ کر گویا پوری طرح ان پر حجت تمام کر دی۔ کہ کسی کے اندر اگر رائی برابر بھی حق کی حمیت و حمایت کا احساس ہوتا تو اس فقرے کے بعد تو اس کو ضرور حرکت میں آجانا تھا لیکن جب اس کے بعد بھی کوئی ضمیر بیدار نہیں ہوا تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ان میں کسی کے اندر بھی انسانیت و شرافت کی کوئی رمق باقی نہیں بچی ـــ اس بات پہ ان کے طرزِ عمل نے مہر تصدیق ثبت کر دی

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا - انھوں نے کہا یقیناً تو جانتا ہے کہ نہیں ہے ہمارے لیے

فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ - تیری بیٹیوں میں کوئی بھی حق

حَق - سے مراد یہاں حاجت ہے

وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ - اور یقیناً تو جانتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟

أَرَادَ يُرِيدُ ، إِرَادَةً - چاہنا، ارادہ کرن

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ - کہا (لوطؑ نے) ہوتی میرے پاس

بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ - تمہارے لیے کوئی قوت یا یا میں پناہ لے سکتا

أَوَى يَأْوِي ، أُوِيًّا - پناہ لینا

اردو: ماویٰ (ملجا و ماویٰ)

اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ - کسی مضبوط سہارے کی

رُكْن - طاقت، سہارا، ستون

قَالُوْا يٰلُوْطُ - (فرشتوں نے) کہا، اے لوط

اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ - بیشک ہم بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں تیرے رب کے

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ - ہر گز نہیں پہنچ سکیں گے یہ تم تک

وَصَلَ يَصِلُ ، وَصْلاً - پہنچ آنا، ملنا

فَاَسۡرِ بِاَهۡلِكَ بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ وَلَا يَلۡتَفِتۡ مِنۡكُمۡ اَحَدٌ اِلَّا امۡرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيۡبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمۡ ؕ اِنَّ مَوۡعِدَهُمُ الصُّبۡحُ ؕ اَلَيۡسَ الصُّبۡحُ بِقَرِيۡبٍ ۝٨١

فَاَسۡرِ بِاَهۡلِكَ - آپ لے کر نکل چلیں اپنے گھر والوں کو

أَسْرَى يُسرِي ، إسْراءً - رات کو چلنا

بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ - کسی حصے میں رات کے

قِطۡع - ٹکڑا

وَلَا يَلۡتَفِتۡ - اور نہ پیچھے پلٹ کر دیکھے

اِلْتَفَتَ يَلْتَفِتُ ، اِلْتِفاتًا - پیچھے مڑ کر دیکھنا

مِنۡكُمۡ اَحَدٌ - تم میں سے کوئی

اِلَّا امۡرَاَتَكَ - مگر تمہاری بیوی (جو ساتھ نہ جائے گی)

امۡرَاَة - عورت (بیوی کے معنی میں بھی)

اِنَّهٗ مُصِيۡبُهَا - در حقیقت ، اس کو آ لگنے والا ہے

مُصِيۡبُ - وہ تیر جو عین نشانے پہ جا کے لگے

مَاۤ اَصَابَهُمۡ - جو آ لگے گا ان کو

اِنَّ مَوۡعِدَهُمُ الصُّبۡحُ - بیشک وقت مقرر صبح کا ہے (ان کی تباہی کا)

مَوۡعِد - مقررہ وقت

اَلَيۡسَ الصُّبۡحُ بِقَرِيۡبٍ - کیا نہیں ہے صبح بہت قریب؟

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ ع

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا - پھر جب آگیا ہمارا امر (عذاب)

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا - تو ہم نے بنا دیا اس (بستی) کے بلند کو اس کا پست

عَالِی - اوپر

سَافِل - نیچے

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً - اور برسائے ہم نے اس پر پتھر

أَمْطَرَ يُمْطِرُ ، إمطَارًا - برسانا (IV)

مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ - تہہ بہ تہہ کئے ہوئے مٹی کے

سِجِّيْل - فارسی لفظ ہے کہ جو "سنگ و گل" (پتھر اور مٹی) جو عربی میں آکر سِجِّیل کا تلفظ اختیار کر گیا

مَنْضُوْد - سامان کا ایک دوسرے پر چننا یا ڈھیر لگا (تہ بہ تہ)

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ - جو نشان زدہ تھے تیرے رب کے ہاں

مُسَوَّمَة - نشان زدہ ، (۱) مہر لگی ہوئی جیسے ٹکسال سے نکلے ہوں ، (۲) ان میں سے ہر پتھر پر ہر اس کافر اور فاسق کا نام کندہ تھا جس پر اس پتھر کو گرنا تھا۔

(س و م) سَوَّمَ يُسَوِّمُ ، تَسْوِيْمًا - نشان لگانا (II)

مُسَوَّمَة - نشان لگا ہوا (مفعول)

وَ مَا هِيَ - اور نہیں ہے یہ (بستی)

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ - ان ظالموں سے (یعنی مکہ والوں سے)

بِبَعِيْدٍ - کچھ دور

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ
يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۖ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۖ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۖ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ
﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾

انھوں نے جواب دیا "تجھے تو معلوم ہی ہے کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم چاہتے کیا ہیں، لوطؑ نے کہا "کاش میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ تمہیں سیدھا کر دیتا، یا کوئی مضبوط سہارا ہی ہوتا کہ اس کی پناہ لیتا" تب فرشتوں نے اس سے کہا کہ "اے لوطؑ، ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں، یہ لوگ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے بس تو کچھ رات رہے اپنے اہل و عیال کو لے کر نکل جا اور دیکھو، تم میں سے کوئی شخص پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی (ساتھ نہیں جائے گی) کیونکہ اس پر بھی وہی کچھ گزرنے والا ہے جو اِن لوگوں پر گزرنا ہے ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے صبح ہوتے اب دیر ہی کتنی ہے

They said: 'Surely you already know that we have nothing to do with your daughters. You also know well what we want. He said: 'Would that I had the strength to set you straight, or could seek refuge in some powerful support. Thereupon the angels said: 'O Lot! We indeed are messengers of your Lord. And your people will in no way be able to hurt you. So depart with your family in a part of the night and let no one of you turn around excepting your wife (who shall not go); for what will befall them shall also befall her. In the morning their promised hour will come. Is not the morning near? And when Our command came to pass, We turned the town upside down, and rained on it stones of baked clay, one on another, marked from your Lord. Nor is the punishment far off from the wrong-doers.

محمد اقبال

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ۝۷۹ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِیْدٍ ۝۸۰ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

اخلاقی گراوٹ کی انتہاء کا نمونہ

- ان بد بختوں نے لوط علیہ السلام کی نصیحت پر کوئی دھیان نہیں دیا اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اے لوط ! تم پہلے سے جانتے ہو کہ ہم عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے، تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں ہمیں اپنی شہوت کی آگ بجھانے کے لیے وہ کم عمر خوبصورت لڑکے چاہئیں جو تمہارے پاس موجود ہیں

- یہ فقرہ ان لوگوں کی بداخلاقی کی انتہا اور ان کی نفس پرستی کی پوری تصویر کھینچ دیتا ہے کہ وہ خباثت میں کس قدر ڈوب گئے تھے اور بات صرف اس حد تک ہی نہیں رہی تھی کہ وہ فطرت اور پاکیزگی کی راہ سے ہٹ کر ایک گندی خلاف فطرت راہ پر چل پڑے تھے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی ساری رغبت اور تمام دلچسپی اسی گندی راہ ہی میں تھی۔ ان کے نفس میں اب طلب اس گندگی ہی کی رہ گئی تھی اور وہ فطرت اور پاکیزگی کی راہ کے متعلق یہ کہنے میں کوئی شرم محسوس نہ کرتے تھے کہ یہ راستہ تو ہمارے لیے بنا ہی نہیں ہے۔ یہ اخلاق کے زوال اور نفس کے بگاڑ کا انتہائی مرتبہ ہے جس سے فروتر کسی مرتبے کا تصور نہیں کیا جاسکتا (بمقابلہ اس شخص کے جو محض نفس کی کمزوری کی وجہ سے حرام میں مبتلا ہو جاتا ہو مگر حلال کو چاہنے کے قابل اور حرام کو بچنے کے قابل چیز سمجھتا ہو)

- قوم لوط کا یہ کردار ایک گندا کیڑا ہے جو غلاظت ہی میں پرورش پاتا ہے اور طیبات سے اس کے مزاج کو کوئی مناسبت نہیں ہوتی۔ ایسے کیڑے اگر کسی صفائی پسند انسان کے گھر میں پیدا ہو جائیں تو وہ پہلی فرصت میں فینائل ڈال کر ان کے وجود سے اپنے گھر کو پاک کرلیتا ہے۔ پھر بھلا خدا اپنی زمین پر ان گندے کیڑوں کے اجتماع کو کب گوارا کرسکتا تھا (ت۔ق)

- چنانچہ آپ کو حکم ہوا کہ اپنے خاندان کے ساتھ یہاں سے نکل جائیں۔ ہاں تمہاری بیوی تمہارے ساتھ نہیں جائے گی

وَلَا يَلۡتَفِتۡ مِنۡكُمۡ اَحَدٌ اِلَّا امۡرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيۡبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمۡ ؕ اِنَّ مَوۡعِدَهُمُ الصُّبۡحُ ؕ اَلَيۡسَ الصُّبۡحُ بِقَرِيۡبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا جَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهَا حِجَارَةً مِّنۡ
سِجِّيۡلٍ ۙ مَّنۡضُوۡدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِنۡدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِىَ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ بِبَعِيۡدٍ ﴿٨٣﴾

- **حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی عذاب پانے والوں میں :** حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے ان کی دعوت کو قبول نہ کیا اور کفر وفسق میں قوم کا ساتھ دیا، اس لیے ضرور تھا کہ جلد اور ضروری طور پر اس کو بھی معذبین میں شامل کرلیا جائے (اور پیغمبر کی زوجیت کا عظیم الشان رشتہ بھی اس کو اس عذاب سے بچانے کے لیے کام نہ آسکا)
- آپ کو بتادیا گیا کہ اس بدبخت قوم کی مدت مہلت اب ختم ہوچکی اور ان پر اب وہ عذاب آیا چاہتا ہے جس کا مستحق انھوں نے اپنے آپ کو اپنے کفر وانکار کی بناء پر خود بنادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری وہ خواہش پوری فرمائے گا جو آپ علیہ السلام اپنی کم قوت کی بناء پر پوری نہ کرسکتے تھے۔ ان کی ہلاکت کے لیے صبح کا وقت مقرر کر دیا گیا ار صبح کتنی دور ہے؟
- **قومِ لوط پر عذاب کی صورت :** صبح ہوتے ہی قوم لوط پر اللہ کا عذاب ٹوٹ پڑا۔ اس عذاب کی صورت کیا تھی ؟ حقیقت تو اللہ جانتا ہے لیکن قرآن کے دوسرے مقامات کے مطالعے کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم پر بیک وقت کئی طرح کے عذاب آئے
- عذاب کے وقت زمین کے اندر کوئی زور دار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں زبردست زلزلہ آیا اور آتش فشانی کا عمل شروع ہو گیا۔ زلزلے نے بستیوں کو تلپٹ کردیا اور آتش فشانی کے عمل سے ان پر پتھروں کی شدید بارش ہوئی جس میں وہ دفن ہو کر رہ گئے ۔۔ لیکن عذاب کی یہ صورت محض اتفاق یا عموم نہیں تھا بلکہ اللہ نے اسے اپنے طرف نسبت دی ہے اور اس نے ہر پتھر کو نامزد کیا تھا کہ اسے تباہ کاری کا کیا کام کرنا ہے اور کس مجرم پر پڑنا ہے؟
- قرآن کریم نے دوسرے مقام پر اس عذاب کو "حَاصِب" کہا ہے یعنی پتھر برسانے والی آندھی ۔ جس نے اس قوم کو اس طرح تباہ کیا کہ وہاں خاک سیاہ کے سوا کچھ نہ بچا

اضافی مواد

Reference Material

قرآن میں قصۂ قوم لوط - مباحث

- قومِ لوط اور حضرت لوط علیہ السلام
- ان کا علاقہ اور زمانہ
- قومِ لوط کے حالات
- قوم لوط کا کردار
- قوم لوط کا دردناک انجام
- قوم لوط پر آنے والے عذاب
- مرد اور عورت کا ازدوجی تعلق —انسانی تمدن کا بنیاد
- اسلام اور ہم جنس پرستی
- اسلام میں ہم جنس پرستی ایک انتہائی مذموم اور قبیح فعل کیوں ؟
- نئ قوم لوط (ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک)
- ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کی پشت پناہی
- ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کا مسلمان ممالک میں نفوذ
- پاکستان کا ٹرانسجنڈر پروٹیکشن ایکٹ (Transgender Protection Act)

حضرت لوط علیہ السلام اور قوم لوط

- حضرت لوط علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم پیغمبر تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہم عصر تھے اور آپ سے قریبی رشتہ داری تھی، روایات میں لوط علیہ اسلام کو ابراہیم علیہ السلام کا خالہ زاد، چچازاد اور بھتیجا کہا گیا ہے (اس میں زیادہ راجح قول یہ ہے آپ ابراہیم علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے)، آپ کی پرورش بھی ابراہیم علیہ السلام نے کی
- ابراہیم علیہ السلام کی قوم میں سے صرف حضرت لوط علیہ السلام ان پر ایمان لائے تھے۔ انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ عراق سے ہجرت کی اور کچھ عرصے تک شام، فلسطین اور مصر میں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ دعوت و تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیتے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیغمبری کے منصب پر سرفراز فرمایا ، وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا (الأنبياء:74)
- آپ حضرت ابراہیمؑ کے حکم پر مصر چھوڑ کر اردن کے علاقے سدوم میں قیام پذیر ہوے اور دین حق کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے، یہ علاقہ شرق اردن (Trans Jordan) اور فلسطین کے درمیان بحر مردار کے کنارے اور اس جنوبی حصے میں واقع تھا
- حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر قرآنِ کریم میں ستائیس (27) مرتبہ آیا ہے، آپ نے ان شہروں میں تقریباً ۲۵۰۰ سال قبل (۲۱۰۰ قبل مسیح) میں تبلیغ کی
- حضرت لوط علیہ السلام نے بھی قوم کو وہی دعوت دی جو دیگر تمام انبیاءِ علیہ السلام دیتے چلے آئے ہیں لیکن قرآنِ مجید نے یہاں اس بنیادی دعوت کا ذکر نہیں کیا اور اس ایک عظیم برائی کو معاشرے سے ختم کرنے کی دعوت کا ذکر کیا جس کے ہوتے ہوئے فطرت، عقل اور اخلاق و ایمان کی کوئی کونپل پھوٹ نہیں سکتی

حضرت لوط علیہ السلام اور قوم لوط

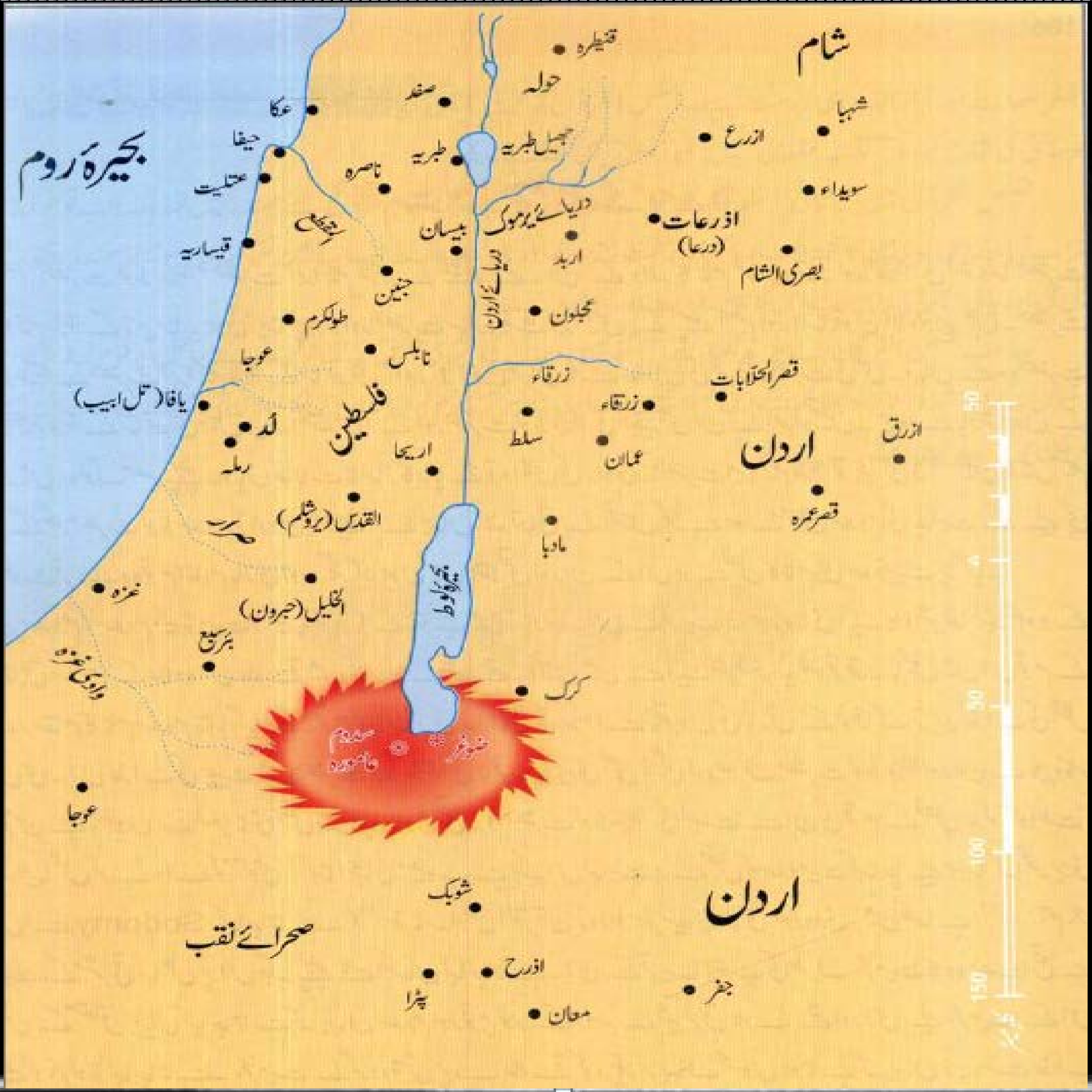

حضرت لوط علیہ السلام اور قوم لوط

- سدوم (Sodom) کے آس پاس پانچ نہایت خوشحال شہر آباد تھے، جن میں عمورہ (Gomorrah)، ادمہ (Admah)، صبوبیم (Zeboim) اور ضُغر (Bela or Zoar) تھے۔ ان کے مجموعہ کو قرآن کریم نے موتفکہ اور موتفکات (یعنی الٹی ہوئی بستیاں) کے الفاظ سے بیان فرمایا ہے۔ سدوم ان شہروں کا دارالحکومت اور مرکز سمجھا جاتا تھا۔
- سدوم اور عمورہ کے شہر بحیرہ مردار (Dead Sea) کے کنارے اس زمانے کے دو بڑے اہم تجارتی مراکز تھے۔ اس زمانے میں جو تجارتی قافلے ایران اور عراق کے راستے مشرق سے مغرب کی طرف جاتے تھے وہ فلسطین اور مصر کو جاتے ہوئے سدوم اور عامورہ کے شہروں سے ہو کر گزرتے تھے۔
- یہاں پانی کی فراوانی اور زمین زرخیز تھی، کھیتی باڑی خوب ہوتی تھی، ہر قسم کے پھل، سبزیوں اور باغات کی کثرت تھی، یہاں کے باشندے خوشحال تھے اور زندگی کی ہر آسائش انہیں میسر تھی قرب و جوار کی بستیوں کے باسی بھی اپنی معاشی و غذائی ضروریات کے لیے ان بستیوں کا رُخ کیا کرتے جس کو ان شہروں کے باسی پسند نہیں کرتے تھے اور ان پر دست درازی کرتے
- اس خوشحالی اور دولت کی فراوانی کی بدولت انہوں نے اس ذات کو بھلا دیا تھا جس نے یہ نعمتیں عطا فرمائی تھیں، تکبر سے ان کی گردنیں اکڑ گئی تھیں، تمام مخلوق کے لئے پیدا کئے گئے وسائل کو وہ اپنی ملکیت سمجھتے تھے اور اس پر اپنا حق جتاتے تھے ، دوسرے علاقوں کے لوگ جب سدوم اور عمورہ آتے تو ان کو ناپسندیدہ افراد قرار دے کر انہیں ایذا دیتے تھے ان کا مال و اسباب لوٹ لیتے تھے، اللہ کے عطا کردہ وسائل کو اپنی محنت اور زور بازو کا نتیجہ سمجھتے تھے۔

قوم لوط کے جرائم

- حضرت لوط علیہ السلام کی قوم ایک انتہائی قبیح اور مذموم فعل یعنی وہ "ہم جنس پرستی" (Homosexuality) کی لعنت میں مبتلا تھی، یعنی یہ قوم عورتوں کے ساتھ جائز ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے بجائے مردوں کے ساتھ جنسی تسکین حاصل کرتی تھی، یہ خرابی ان سے پہلے کسی میں نہیں پائی جاتی تھی۔ یہ قرآن مجید میں انکا سب سے بڑا جرم بتایا گیا ہے
- اسلام کے علاوہ، یہودیت اور عیسائیت میں بھی اس کو شدید ناپسند کیا گیا ہے اور ایک شنیع فعل قرار دیا گیا ہے
- قومِ لوط کا معاملہ بہت عجیب و غریب تھا، یہ قوم مجموعی طور پر نہ صرف ایک شرمناک فعل میں مبتلا تھی بلکہ اس گھناؤنے فعل کا کھلم کھلا ارتکاب کرتے۔ اس میں شرمانے کی بجائے اس پر فخر کرتے جس کی انسانی تاریخ میں اس سے پہلے اور اس کے بعد کی کوئی مثال نہیں ملتی (اب بیسویں صدی کے آخری ربع سے آگے پھر مغرب قومِ عمل لوط کا علمبردار بنا ہے اور اس کو باقاعدہ قانونی تحفظ دیا ہے اور یہ (LGBT) تحریک مغرب اپنے زیرِ اثر پوری دنیا میں پوری تندہی سے پھیلا رہا ہے
- قومِ لوط، ہم جنس پرستی جیسے قبیح فعل کے علاوہ دو مزید قبیح حرکتوں میں مبتلا تھی

(1) مسافروں کا راستہ روکنا، انہیں تنگ کرنا اور لُوٹنا -اپنی روزمرہ کی زندگی میں یہ لوگ سخت ظالم، دھوکے باز اور بد معاملہ تھے۔ کوئی مسافر اُن کے علاقے سے بخیریت نہ گزر سکتا تھا۔ کوئی غریب ان کی بستیوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا نہ پا سکتا تھا

(2) اپنی مجالس میں سرعام فحش گفتگو کرتے، آپس میں رکیک جملوں، فحش کلامی اور پھبتیوں کا تبادلہ کرتے اور لوگوں کے سامنے اپنی شرم گاہوں کو ننگا کرتے تھے

قومِ لوط پر عذاب الٰہی

- جب قومِ لوط پر حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ اور ان کی منت و سماجت کا کوئی اثر نہ ہوا اور وہ اس قبیح فعل میں ملوث رہنے پر مصر رہی تو لوط علیہ السلام نے دعا کی : اے میرے ربّ ! مجھے اس ظالم قوم سے محفوظ رکھ اور ان مفسدوں کے مقابلہ میں میری مدد کر اور فتح عنایت فرما۔ تو اللہ نے دعا قبول فرمائی اور ملائکہ کو ان بدکاروں کی ہلاکت کے لیے بھیج دیا

- فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ (٨٢) مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (٨٣-الحجر) - پھر جب ہمارے فیصلہ کا وقت آپہنچا تو ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر تابڑ توڑ برسائے جن میں ہر پتھر تیرے ربّ کے ہاں نشان زدہ تھا۔

- وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ (الأعراف-٨٤) اور اس قوم پر برسائی ایک بارش، پھر دیکھو کہ اُن مجرموں کا کیا انجام ہوا

- قرآن کریم میں وارد الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر ایک سے زیادہ قسم کے عذاب بیک وقت آئے۔ عذاب کے وقت زمین کے اندر کوئی زور دار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں زبردست زلزلہ آیا اور آتش فشانی کا عمل شروع ہو گیا۔ زلزلے نے بستیوں کو تلپٹ کر دیا اور آتش فشانی کے عمل سے ان پر پتھروں کی شدید بارش ہوئی جس میں وہ دفن ہو کر رہ گئے ۔ لیکن عذاب کی یہ صورت محض اتفاق یا عموم نہیں تھا بلکہ اللہ نے اسے اپنے طرف نسبت دی ہے اور اس نے ہر پتھر کو نامزد کیا تھا کہ اسے تباہ کاری کا کیا کام کرنا ہے اور کس مجرم پر پڑنا ہے؟

- قرآن کریم نے دوسرے مقام پر اس عذاب کو "حاصِب" کہا ہے یعنی پتھر برسانے والی آندھی ۔ جس نے اس قوم کو اس طرح تباہ کیا کہ وہاں خاک سیاہ کے سوا کچھ نہ بچا

قصۂ قوم لوط کے رموز واسباق

- انسانوں کے آداب معاشرت میں ہے کہ جب ایک دوسرے کے پاس جاتے ہیں تو سلام عرض کرتے ہیں (خوشخبری لانے والے فرشتے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پہلے سلام عرض کیا)
- سلام کا جواب، سلام سے بہتر انداز میں دینا انبیاء علیہ السلام کی سنت ہے (آپ ﷺ نے بھی اس کی تعلیم دی ہے)
- مہمانوں کے لیے غذا کا مہیّا کرنا، معاشرت کے آداب اور اچھے خصائص میں سے ہے (جیسا براہیمؑ نے کیا، اس امت کو بھی آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ ان کی ضروریات کا خیال کرے اور ان کے آرام کو آسائش کا اہتمام کرے۔)
- مہمانوں سے کھانے کے لانے اور اس کی نوعیت کے بارے میں سوال نہ کرنا اور اس کو مہیّا کرنے اور لانے میں دیر نہ کرنا، مہمان نوازی کے آداب میں سے ہے۔
- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے اہل خانہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم مقام و منزلت رکھتے تھے۔
- اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانوں کی اپنی استعداد و صلاحیت، اس کی نعمتوں کے حصول کا پیش خیمہ ہے۔
- جب انسان پریشانی اور وسوسہ کی حالت میں ہو تو فیصلہ جات اور عملی اقدام کرنے سے پرہیز کرے (جب حضرت ابراہیمؑ کے دل سے خوف وہراس دور ہوگیا تو انھوں نے فرشتوں سے قوم لوط کے عذاب کے بارے میں بحث وجدال شروع کی)
- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) لوگوں کو مشکلات میں دیکھ کر متاثر ہونے والے اور ان کی دلسوزی کرنے والے تھے
- حضرت ابراہیم (علیہ السلام)، ہمیشہ خدا سے لگاؤ رکھتے اور اپنی حاجات کو اس سے طلب کرتے تھے

قصۂ قومِ لوط کے رموز و اسباق

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم لوط کے بارے میں شفاعت (کہ ان سے عذاب ٹل جائے) اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہ ہوئی
- کائنات میں اللہ تعالیٰ کا حکم حتمی ہے۔اس میں کوئی تخفیف یا کمی واقع نہیں ہوتی
- پیغمبروں کی شفاعت ودرخواست کا خدا کی بارگاہ میں قبول نہ ہونا بھی ممکن ہے۔
- مہمانوں کی حفاظت کی ذمہ داری میزبان پر آتی ہے (حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے آپکو مہمانوں کی حفاظت کا ذمہ دار سمجھا)
- قومِ لوط فسادی لوگ تھے، ہم جنس پرستی (اغلام بازی) میں ملوث تھے، اس علاوہ دوسرے بہت سے گناہوں سے آلودہ تھے۔
- شہوت جنسی کو مٹانے کے لیے پلیدگی سے پاک اور تنہا صحیح طریقہ، جنس مخالف سے ازدواج کرنا ہے (اللہ تعالیٰ نے تمام شریعتوں میں انسانوں کے لیے یہ ضابطہ مقرر فرمایا)
- لواط اور ہم جنسی بازی کا عمل، جنسی شہوت کو مٹانے کے لیے ناپاک اور بیہودہ طریقہ ہے۔
- نکاح، معاشرے میں جنسی فسادات سے بچنے اور رکنے کا ایک موئثر طریقہ ہے۔
- لوط (علیہ السلام) کا اپنی قوم سے مہربانی سے پیش آنا، اس وقت بھی جب ان کی طرف سے وہ بہت سختی اور اذیت میں تھے
- قوم لوط (علیہ السلام) میں ایک شخص بھی سمجھدار اور خوف خدا رکھنے والا اور غیرت مند نہیں تھا –یہ مقام کسی قوم کے بارے میں یہ آگاہی دیتا ہے کہ یہ قوم اب خیر سے بالکل خالی ہو چکی ہے اور اس ک فصل اب پک چکی ہے
- مہمانوں کی حفاظت کرنا اور حملہ آوروں سے ان کو بچانا ضروری ہے

قصۂ قوم لوط کے رموز و اسباق

- ظلم اور ظالموں کے خلاف مقابلہ کرنے کی قدرت رکھنے کی آرزو کرنا، ایک مناسب اور پسندیدہ عمل ہے (حضرت لوط علیہ السلام کی یہ آرزو کہ ایک مطمئن پناہ گاہ ہو جس میں اپنے مہمانوں کو پناہ دیتے اور ان ظالموں کے تجاوز سے انہیں بچاتے)
- حضرت لوط (علیہ السلام) کی زوجہ ان پر ایمان نہیں لائی اور قوم لوط کے گناہ میں برابر کی شریک تھی اور قوم کے ساتھ ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئی
- انبیاء کرام سے رشتہ داری، عذاب الٰہی سے نجات دینے میں موثر نہیں ہے (اس سے پہلے قصۂ نوح علیہ السلام کا سبق بھی)
- ادیان الٰہی کی تعلیمات میں عورت ایک مستقل فکر و عقیدہ کی مالک اور اپنے اعمال کی خود ہی جواب دہ ہے
- قوم لوط (علیہ السلام) کے علاقہ کو تہہ و بالا کرنا اور ان پر پتھروں کی بارش کرنا یہ امر الٰہی سے بھیجا ہوا عذاب تھا، اتفاق نہیں
- ظالم قوم لوط پر جو پتھر برسائے گئے ان پر ایک مخصوص نشانی تھی جس سے صرف اللہ تعالیٰ ہی آگاہ تھا
- اللہ تعالیٰ نے دیار قوم لوط کی تباہی اور ان کے عذاب کے لیے فرشتوں کو بھیجا۔ لیکن اس کام اور نزول عذاب کی نسبت اپنی طرف دی (فرشتے نزول عذاب کے لیے وسیلہ تھے اس کا فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات)
- اللہ تعالیٰ، انسانوں کو گزرے ہوئے لوگوں کے واقعات اور ظالموں کے برے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے

اسلام اور ہم جنس پرستی

- قطع نظر مذہب وملت کے، انسانیت اور فطرت سلیمہ اخلاق واقدار کی حامی و پاسبان ہوا کرتی ہیں۔ فطرت سلیمہ کبھی برائی، بے حیائی، فحش و منکرات کو نہ قبول کرتی ہے اور نہ ہی پسند کرتی ہے
- دین اسلام نہایت اعلی و پاکیزہ مذہب ہے، جو مکارم اخلاق، اعلی صفات اور عمدہ کردار کی تعلیم دیتا ہے اور افراد واشخاص کی جسمانی، روحانی، قلبی اور فکری طہارت و صفائی کے ذریعہ ایک صالح اور باحیاء معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ عفت وحیاء کو جزو ایمان قرار دیتا ہے اور کسی صورت میں بے حیائی، بے راہ روی اور فحش و منکرات کو برداشت نہیں کرتا، بلکہ اس کے مرتکبین کو سخت سے سخت سزا تجویز کرتا ہے، تاکہ یہ نسل انسانی پاکیزہ زندگی گزارے
- تمام آسمانی مذاہب نے جن میں اسلام، عیسائیت اور یہودیت شامل ہیں، ہم جنس پرستی کی شدید مخالفت کی ہے اور اسے ایک ایسا گناہ قرار دیا ہے جو قدرت کے فطری نظام اور اصولوں کے خلاف ہے
- اسلامی معاشرے کو ایسی گندی، خبیث، گھناؤنی عادات سے بچانے کے لئے اللہ نے اس جرم کے مرتکب کے لئے سخت سزا تجویز فرمائی ہے (جس کا ذکر قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر)
- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ : نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کو قوم لوط جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔(مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ

– وصححه الألباني في صحيح الترمذي)

اسلام میں ہم جنس پرستی ایک انتہائی مذموم اور قبیح فعل کیوں ؟

- دین اسلام نہایت اعلی و پاکیزہ طرزِ حیات ہے، جو مکارم اخلاق، اعلی صفات اور عمدہ کردار کی تعلیم دیتا ہے اور افراد و اشخاص کی جسمانی، روحانی، قلبی اور فکری طہارت و صفائی کے ذریعہ ایک صالح اور باحیاء معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ عفت و حیاء کو جزو ایمان قرار دیتا ہے اور کسی صورت میں بے حیائی، بے راہ روی اور فحش و منکرات کو برداشت نہیں کرتا
- جو چیزیں انسان کی شخصیت یا سماجی زندگی کے لئے فائدہ مند ہوں انھیں لازم اور ضروری قرار دیتا ہے اور جن چیزوں سے انسان کو اپنی نجی زندگی یا معاشرتی زندگی میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، اسلام ان چیزوں کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور ان سے روکتا ہے
- انسانی نسل کی افزائش اور انسانوں کے باہمی تعلقات کا انحصار مرد اور عورت کے باہمی تعلق پر ہے۔ جس معاشرے میں یہ تعلق جتنا مضبوط ہوگا وہ معاشرہ انتہائی پر امن اور خیر و برکت کا حامل ہوگا اور جس مذہب و معاشرے میں اس تعلق سے ضوابط نہیں ہوں گے اس معاشرے کی مثال اس جنگل کی سی ہوگی جہاں جانور بغیر قاعدہ کلیہ کے جنسی اختلاط کرتے ہیں
- ہم جنس پرستی کو قرآن میں الفاحشہ قرار دیا ہے یعنی ایک ایسی جانی پہچانی بے حیائی، کہ جس میں ذرہ برابر بھی شرم و حیا موجود ہے وہ اس سے کراہت محسوس کیے بغیر نہ رہ سکے گا، اللہ تعالیٰ نے اس قبیح فعل میں ملوث ایک قوم کو اس جرم کی پاداش میں ایک شدید عذاب سے دوچار کیا جس میں ان شہروں میں بسنے والا کوئی شخص زندہ نہ بچا (سوائے ایمان والوں کے)
- ہم جنس سے آمیزش، چاہے مردوں میں ہو یا عورتوں میں، اسلام میں بہت بڑے گناہوں میں سے شمار کی گئی ہے اور دونوں کے لئے سزا کا حکم ہے۔ان کے اس فعل کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مجرم قوم کہا (قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ – (فرشتوں نے) کہا بیشک ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں

اسلام میں ہم جنس پرستی ایک انتہائی مذموم اور قبیح فعل کیوں؟

- اصولی طور پر ہر قسم کا جنسی انحراف انسانی وجود کے تمام ڈھانچے پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کا اعتدال درہم برہم کر دیتا ہے۔
- انسان فطری اور طبعی طور پر اپنے صفِ مخالف کے لیے میلان رکھتا اور یہ میلان انسانی فطرت میں بہت مضبوط گہری جڑیں رکھتا ہے اور انسانی نسل کی بقا کا ضامن ہے، ہر وہ کام جو طبعی میلان سے انحراف کی راہ پر ہو انسان میں ایک قسم کی بیماری اور نفسیاتی انحراف پیدا کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے تمام ذی حیات انواع میں نر و مادہ کا فرق محض تناسل اور بقائے نوع کے لیے رکھا ہے اور اور نوع انسانی کے اندر اس کی مزید غرض یہ بھی ہے کہ دونوں صنفوں کے افراد مل کر ایک خاندان وجود میں لائیں اور اس سے تمدن کی بنیاد پڑے، ہم جنس پرستی سے اس تمدن کی جڑ کٹ جاتی ہے
- ہم جنس پرستی میں بے شمار اخلاقی، نفسیاتی اور اجتماعی مفاسد موجود ہیں
- ہم جنس پرستی کی بدکاری دین، اخلاق اور مروت کو ختم کر دیتی ہے۔ فطرت کو بگاڑ دیتی ہے۔ دل اور چہرے کو سیاہ کر دیتی ہے
- ہم جنس پرستی غیر فطری عمل ہے (دنیا کے ہر مذہب اور ضابطۂ اخلاق نے اسے غیر فطری ہی قرار دیا ہے)
- ہم جنس پرستی سخت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے (اس قبیح فعل میں ملوث افراد کو سخت ترین سزا دینے کا حکم ہے)۔ اس قبیح فعل میں ملوث دونوں افراد کو قتل کرنے کا حکم .....)

اسلام میں ہم جنس پرستی ایک انتہائی مذموم اور قبیح فعل کیوں؟

- ہم جنس پرستی اسلام کے خاندانی نظام جو معاشرے کی شیرازہ بندی میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اس پر ایک وار ہے
- خاندان معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی عنصر ہے جو مرد اور عورت کے درمیان رشتۂ ازدواج سے وجود میں آتا ہے۔ معاشرے کی ترقی اور نشوونما کا انحصار جہاں خاندان پر ہے، وہاں معاشرے کی تنزلی و انتشار کا انحصار بھی اسی خاندان پر ہے، قرآنِ مجید میں ایک تہائی سے زائد احکام، عائلی نظام کو مضبوط کرنے کے لیے آئے ہیں۔
- اسلام نے خاندان اور نسب کی حفاظت کے لیے نکاح کو رواج دیا تاکہ زنا کا سدباب ہوسکے۔ نکاح کرنے کے لیے محرم عورتوں کے علاوہ کسی بھی خاتون کا انتخاب کیا جاسکتا ہے
- مسلمانوں کا مضبوط خاندانی اور سماجی نظام ایک اہم ہدف ہے ہم جنس پرستی کا، جسے مغرب مسلمان معاشروں میں پیسہ، مادی وسائل، سیاسی اور ثقافتی اثرورسوخ استعمال کرکے پروان چڑھارہا ہے
- ہم جنس پرستی کی حرام کاری کو قانوناً جائز قرار دینے والے ملکوں میں اخلاق اور خاندانی نظام تباہ ہو کر رہ گیا ہے، وہاں پر لوگوں میں شرم و حیا نام کی چیز باقی نہیں رہی اور لوگ سرِعام اس حرام کاری میں مصروف ہوگئے ہیں اور ان میں خاندانی نظام تقریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے مردوں کی مردوں اور عورتوں کی عورتوں سے باہم لذت آشنائی کے باعث ان ملکوں میں نسلِ انسانی تیزی سے کم ہورہی ہے اور آبادی کی شرح خطرناک حد تک کم ہوچکی ہے
- ہم جنس پرستی کے ان گنت انفرادی، اجتماعی، سماجی اور معاشرتی مفاسد کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ اسلام نے کیوں اس گھناؤنے اور قبیح فعل کو حرام قرار دیا ہے

پاکستان کا ٹرانسجنڈر پروٹیکشن ایکٹ (Transgender Protection Act)

- پاکستان کا ٹرانسجنڈر پروٹیکشن ایکٹ (Transgender Protection Act) -اس قانون کو پارلیمنٹ میں لانے اور اسے پاس کروانے والوں کے مطابق یہ قوانین خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کیلیئے بنایا گیا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے تیسری جنس سے تعلق رکھنے والے شہریوں کے حقوق پر ڈاکا ڈالا گیا
- اس قانون کے ذریعے انتہائی خطرناک قانون سازی کی گئی۔جس میں یہ کہا گیا کہ کسی بھی شخص کی جنس کا تعین اس کی اپنی مرضی کے مطابق ہوگا۔اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کوئی مرد اٹھے اور اعلان کر دے کہ مجھ میں تو عورت والی حسیات پیدا ہو چکی ہیں لہٰذا آج سے مجھے عورت سمجھا جائے تو نہ صرف اس کے دعوے کو قبول کیا جائے گا بلکہ اس کے مطابق اس کو دستاویزات یعنی شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہ بھی جاری کیے جائیں گے۔
- اسی طرح اگر کوئی خاتون یہ دعویٰ کرے کہ مجھے عورت رہنا پسند نہیں تو اس کو اس کے دعوے کے مطابق مرد سمجھا جائے گا اور اسے مردوں کی صنف کے مطابق شناختی دستاویزات جاری کر دی جائیں گی۔اس عمل میں نہ تو میڈیکل بورڈ کی پابندی عائد کی گئی اور نہ اس کے نفسیاتی معائنے کی شرط رکھی گئی
- اب یہ قانون مغربی نظریہ صنف پرستی کی ہی بنیاد پر ہے۔ یہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ: "ایک مخلوط الجنس انسان کو اپنی خود ساختہ جنسی شناخت کے طور پر پہچانے جانے کا مکمل حق ہونا چاہیئے۔" چنانچہ اسلام کے تقاضے کے مطابق فقط حیاتیاتی خدوخال کو مد نظر رکھتے ہوئے جنس کی شناخت کرنے کی بجائے پاکستان کے حکمرانوں کے مطابق، جنس کا تعین خود اپنی سمجھ کے مطابق ہونا چاہیئے جس کی مغرب وکالت کرتا ہے۔

پاکستان کا ٹرانسجنڈر پروٹیکشن ایکٹ (Transgender Protection Act)

- انسانی جسم کے حوالے سے قرآن کریم کا بڑا واضح حکم ہے کہ کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے جسم میں ایسی تبدیلیاں پیدا کرے کہ جس سے اس کی ساخت تبدیل ہو جائے کیوں کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان اپنے جسم کا خود مالک نہیں بلکہ یہ اس کے پاس اللہ تعالی کی عطا کی ہوئی امانت ہے اور وہ اس امانت میں اللہ کی طرف سے طے کردہ اصولوں کے مطابق ہی تصرف کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر حقیقی معنوں میں ایمان رکھنے والا شخص یہ نہیں کہ سکتا کہ "میرا جسم میری مرضی"، اسلامی تعلیمات اور نظریے کے مطابق یہ جسم بھی اللہ کی طرف سے ہے اور اس پہ مرضی اور صرف بھی اللہ کا ہوگا
- جنس میں تبدیلی کا اختیار عوام کو دینا، نہ صرف اسلامی تعلیمات کی واضح اور صریح خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے اتنی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی، جن کا تصور ہی محال ہے۔ (آنے والے زمانے میں اس کی خرابیاں اظہر من الشّمس ہو کر سامنے آئیں گی)
- اس قانون کا ایک اور خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم جنس پرستی کو فروغ ملے گا۔ اس قانون کے مطابق کوئی بھی مرد خود کو عورت قرار دے کر کسی بھی مرد سے شادی کرسکے گا یہی صورت عورتوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس وجہ سے معاشرتی بگاڑ کا ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا جو معاشرے کی بنیادیں ہلا کر رکھ دے گا۔
- ہم جنسوں کی عالمی تنظیم کی جانب سے اس قانون کی حمایت میں لابنگ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی عائلی نظام و اخلاق اس کا ہدف تھا اور یہ ان کی اہم کامیابی ہے جس میں سیاسی رہنما، اور طاقتور غیر حکومتی تنظیمیں (این جی اوز) شامل ہیں
- اسلامی نظریاتی کونسل، پاکسان کا ایک آئینی ادارہ، جو صدر، گورنر یا اسمبلی کی اکثریت کی طرف سے بھیجے جانے والے آئینی معاملات کی اسلامی حیثیت کا جائزہ لیتا ہے، نے ٹرانس جینڈر ایکٹ کی کئی شقوں کو خلاف اسلام و سنت قرار دیتے ہوئے خود اختیار کردہ شناخت سے متعلق دفعات کو غیر شرعی قرار دے دیا۔

ہم جنس پرستی اور جنسی بیماریاں

- ہم جنس پرستی کے ساتھ بے شمار جنسی بیماریاں وابستہ ہیں جو طبّی علم کے ذریعے سے انسانی مشاہدے اور علم میں آئی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

1. ایڈز، جو Human Immunodeficiency virus کی وجہ سے ہوتا ہے
2. کلامیڈیا (Chlamydia) – جنسی تعلق سے لگنے والی ایک بیماری جو Chlamydia trachomatis نامی بیکٹیریا کے سبب ہوتی ہے
3. سوزاک (Gonorrhoea) – یہ جنسی بیماری Neisseria gonorrhoeae نامی بیکٹیریا سے ہوتی ہے
4. آتشک (Syphilis) – یہ جنسی طور پر منتقل ہونے والے بیکٹیریا Treponema pallidum کی وجہ سے ہوتی ہے
5. شنگلز – Herpes simplex virus کی وجہ سے
6. زوسٹر (Zoster) –ایک انتہائی تکلیف دہ اور جلد کے کسی مخصوص حصہ میں سرخ دانوں کی شکل میں نظر آتا ہے
7. اعضائے مخصوصہ کے پھوڑے (Genital Warts)
8. ہیپاٹیٹس بی (Hepatitis-B)
9. شنکرائیڈ – (Chancroid)
10. بواسیر (Hemorrhoids)
11. سرطان مقعد (Anal Cancer)
12. منکی پاکس (Monkeypox) -یہ چیچک وائرس کے خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک وائرس Monkeypox virus سے ہوتی ہے، ۲۰۲۳ میں پھیلنے والی وبا میں ۹۰ فیصد سے زائد بیماری ہم جنس پرستوں میں پائی گئی

کیا ہم جنس پرستی موروثی (Genetic) ہے؟

- ہم جنس پرست، ان کی تنظیمیں اور ان کے وکلا اس بات کو پھیلاتے رہے ہیں کہ اپنی ہی صنف کی طرف جنسی میلان Sexual (Orientation) موروثی (Genetic) اور خِلقی (Congenital) ہوتا ہے۔ اس کے ذمے دار بعض جین (Gene) ہوتے ہیں، جو جسم انسانی میں پائے جاتے ہیں۔ وہی انسان کی عادات واطوار اور ذہن ومزاج کی تشکیل کرتے ہیں
- اس طرح کا پروپیگنڈا ماضی قریب تک چلتا رہا، یہاں تک کہ جب Science نام کے جریدے میں 2019 میں وہ تحقیق شائع ہوئی جس میں تقریباً 5 لاکھ افراد کا نمونہ لیا گیا تھا [نمونے (sample size) کے لحاظ سے اتنی بڑی تحقیق اس سے پہلے نہیں ہوئی]
- یہ تحقیق اس لئے کی گئی تھی کہ اس مفروضے کو جانچا جائے کہ آیا ہم جنس پرستی جینیاتی طور پر موجود کوئی حقیقت ہے؟
- اس تحقیق کے نتائج، ہم جنس پرست تحریک کے لیے کافی مایوس کن تھے، جن میں یہ بتایا گیا کہ ہم جنس پرستی کا رویے کا کوئی براہ راست جنیاتی ثبوت نہیں ہے (There is no ‘gay gene.’ There is no ‘straight gene ’) بلکہ ہم جنس پرستی کا کچھ دوسرے عوارض جیسے شیزوفرینا اور مایوسی سے تعلق بتایا گیا

“ Someone ever engaged in same-sex sexual behavior showed genetic correlations with mutual health issues, like major depressive disorder or schizophrenia, and with traits like experience and loneliness”

Ganna, A., Verweij, K. J. H., et al. (2019). "Large-scale GWAS reveals insights into the genetic architecture of same-sex sexual behavior." Science, 365(6456), eaat7693. doi: 10.1126/science.aat7693.

نئ قوم لوط

- قرآنِ مجید میں قومِ لوط اور ان کے انجام کا ذکر کئ مرتبہ آیا ہے، اس قوم پر ہم جنس پرستی جیسے گھناؤنے جرم کی بدولت اللہ تعالیٰ کا شدید عذاب نازل ہوا اور دنیا سے نیست و نابود ہو گئ۔ اس لئے کہ اسلام میں مرد کے مرد کے ساتھ اور عورت کے عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قطعی حرام ہیں۔
- یہ فعل شرعی طور پر انتہائی غلط اور شرمناک ہونے کے ساتھ ساتھ طبّی طور پر انسان کے لیے سخت نقصان دہ اور عام انسانی اخلاق اور معاشرتی حوالے سے بھی تباہ کن ہے
- ہم جنس پرستی ایک مہلک متعدی مرض کی طرح ساری دنیا میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے۔ اس کے حامیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہاہے اور تقریباً نصف دنیا نے اس کو قانونی جواز دے دیا ہے۔
- یہ انسانیت کی شدید بدقسمتی واقع ہوئی ہے کہ مغرب کی بے لگام تصورآزادی کی بدولت اس بدترین فعل کو دنیا کے کئ ممالک میں قانونی جواز حاصل ہوچکا ہے بلکہ اس سے ایک درجہ آگے اب عیسایت اور یہودیت بھی ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کے سامنے ہتھیار ڈال چکی ہیں اور ان مذاہب کے کئ فرقوں اور Church of England نے اس برائی کو قبول کرلیا ہے، گویا اب اس تحریک اور اس عمل کو مذہبی جواز بھی فراہم ہو گیا ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعون

نئی قوم لوط

- انیسویں صدی کے بعد سے ہم جنس پرستوں کی حمایت اور قانونی حقوق کے لیے عالمی پیمانے پر تحریک چلائی جارہی ہے۔ ہم جنس پرستوں کی عالمی تنظیم (آئی ایل جی اے International Lesbian Gay Bisexual Trans and Inter-Sex Association کاوجود 1978 میں ہوا جس کا مقصد دنیا بھر کے ہم جنس پرستوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنا ہے
- مغرب اس LGBT کمیونٹی کی پشت پر کھڑا ہے اور اسے پوری دنیا میں قانونی حقوق دلوانے کے لئے ہر طرح کی مدد کررہا ہے
- یہاں "L" سے مراد ہیں "Lesbian"، یعنی زنانہ ہم جنس پرست

"G" سے مراد ہیں "Gay" یعنی مردانہ ہم جنس پرست

" B " سے مراد ہیں "Bisexual" یعنی ایسا مرد یا عورت جو دونوں سے جنسی تعلق کا قائل ہو.

"T" سے مراد ہیں "Transgender" یعنی وہ لوگ جو اپنی پیدائشی جنس کو قبول نہ کرتے ہوں، یہ زیادہ تر نفسیاتی مریض ہوتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ انکی روح غلط جنس کے جسم میں قید ہو گئی ہے۔اس مرض کو " جینڈر ڈس فوریا - Gender dysphoria" کہتے ہیں

نئ قوم لوط

- 1973 سے پہلے نفسیاتی امراض کی عالمی ریفرنس کتاب " The Diagnostic and Statistical Manual of Mental Disorders (DSM)" میں ہم جنسیت کو ایک نفسیاتی بیماری سمجھا جاتا تھا اور اسکے علاج کے مختلف طریقے رائج تھے. اسوقت اسے نفسیاتی عارضہ سمجھنے کے مخالف ماہرین نفسیات کی تعداد بہت کم تھی
- ہم جنس پرستوں کے نمائندوں نے مختلف ہتھکنڈوں سے American Psychiatric Associationکے سالانہ اجلاسوں میں گھس کر اس کمیونٹی سے تفریق پر مبنی معاشرتی رویے کارونارویا. کہ ڈاکٹروں نے اسے بیماری قرار دے رکھاہے اور اسے ایک کلنک کا ٹیکہ (Social stigma) بنا کر رکھ دیا ہے جسکی وجہ سے لوگ ہم سے نفرت کرتے ہیں
- امریکی ماہرین نفسیات کی ایسو سی ایشن اپنے آپ کو اس مسلسل دباؤ سے محفوظ نہ رکھ سکی اور انتہائی بوکھلاہٹ میں کسی ٹھوس سائنٹفک تحقیق کی بجائے ووٹنگ کے ذریعے یہ فیصلہ کیا کہ کہ آئندہ سے اسے نفسیاتی بیماری قرار نہیں دیا جائے گا. اور 1974 کے اڈیشن میں اسے کتاب سے خارج کر دیا گیا (واحد مثال جس میں بیماری کا فیصلہ سائنسی تحقیق کی بناپر نہیں بلکہ ووٹنگ کی بنیاد پر ہوا)
- اس تاریخی (اور انسانیت کے لئے بد قسمت) فیصلے کے بعد تو پھر اس طوفان نفس پرستی اور لبرل ازم کے شتر بے مہار کے آگے کوئی بند اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی. اور آج مغرب میں یہ حال ہے کہ اسے بیماری قرار دینے والے اور اسکا علاج کرنے والے کا میڈیکل لائسنس کینسل کر دیا جاتا ہے اور اسکے خلاف بولنے والوں کو عدالتی مقدموں میں گھسیٹا جاتا ہے (اور یوں LGBT کی تحریک ایک مقدس گائے بن گئی ہے جس کو چھوا نہیں جاسکتا)

ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کا مسلمان ممالک میں نفوذ

- نئی تہذیب اور نئے عالمی نظام کے دعویداروں نے دنیائے انسانیت کی تاریخ کے بھیانک ترین فسادات میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ فساد عقیدہ کا بھی ہے اور عمل کا بھی۔
- ہم جنس پرستوں کی عالمی تحریک کو اقوامِ متحدہ، امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور دیگر کئی مغربی ممالک کی پشت پناہی حاصل ہے، اس کے لیے وہ سیاسی، سفارتی، معاشی ہر قسم کا دباؤ استعمال کرتے ہیں
- چونکہ اسلام میں ہم جنس پرستی ایک قابل تعزیر جرم ہے اس لیے اس مسلمان ممالک اس دباؤ کا خاص ہدف ہیں
- اس تحریک کو اسلامی ممالک میں انسانی حقوق، آزادئ رائے اور مساوات کے خوشنما اصولوں کے تحت آگے بڑھایا جارہا ہے
- مسلمان ملکوں میں ان مغربی ممالک کے سفارتخانے، کلچرل سنٹرز، اور تعلیمی مراکز ہم جنس پرستوں کی عالمی تحریک کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں خاص کردار ادا کر رہے ہیں
- مسلمانوں ممالک میں اشرافیہ کے پرائیویٹ تعلیمی ادارے ہم جنس پرستوں کے سرگرمیوں کے اہم مراکز ہیں جہاں ان تعلیمی اداروں کے مالکان اور انتظامیہ اس ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں مغرب کے دست و بازو ہیں
- اب مسلمان ممالک میں ہم جنس پرست تحریک سوشل نیٹ ورکنگ کو بھی استعمال کرکے آگے بڑھ رہی ہے

ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کا مسلمان ممالک میں نفوذ

- اسلامی ملکوں پر مغربی ممالک اور اقوام متحدہ کی جانب سے جمہوریت، آزادی اور جدیدیت اختیار کرنے کے نام پر کچھ مخصوص نظریات کو قبول کرنے کا دباؤ ہے کہ اپنے مذہبی احکام و تعلیمات کو نظرانداز کرتے ہوئے:
  - ← مغربی فلسفہ اور ثقافت کو قبول کرلیں،
  - ← مرد و عورت کے اختلاط میں حائل تمام رکاوٹیں ختم کرکے انہیں آزادانہ میل جول کے مواقع فراہم کریں،
  - ← شادی میں والدین اور خاندانوں کے عمل دخل کو کم سے کم کردیں،
  - ← پردے کے شرعی احکام کو فرسودہ اقدار کی علامت قرار دے کر پس پشت ڈال دیں،
  - ← غیرت کو غیر مہذب رویہ اور طرز عمل سمجھتے ہوئے اس کی حوصلہ شکنی کریں،
  - ← زنا کی شرعی حد کو ختم کریں،
  - ← اسقاط حمل کو قانونی حق کے طور پر تسلیم کریں
  - ← مانع حمل ادویات اور طریقوں کو عمومی مہم کے طور پر رواج دیں،
  - ← سکولوں اور کالجوں میں جنسی تعلیم کا اہتمام کریں۔